واعظ الجمعہ

شمائل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پیشکش

ادارۂ اہل سنّت کراچی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: شمائلِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین: مفتی عبد الرزاق ہنگورو، مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۳۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۲ھ/۲۰۲۱ء

شمائلِ نبوی ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

سیرتِ مصطفی ﷺ کی جامعیت واَکملیت

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی نے حضور نبئ کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو انسان کے لیے ایک کامل نمونہ بنایا ہے، سرورِ عالَم ﷺ دوجہاں کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے، رسولِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ اور خصائل وشمائل کا ہر پہلو، تابناک اور روشن مینار ہے۔

تاریخِ عالَم میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ وہ واحد شخصیت ہیں، جن کی زندگی کے لمحات اور ادائیں، باقاعدہ سند کے ساتھ کتبِ احادیث میں محفوظ ہیں، سرورِ کونین ﷺ کے انداز واَطوار، عادات وخیالات، مزاج ورجحان اور حالات ومعمولات سمیت ساری زندگی، چودہ سَو ۱۴۰۰ سال سے پوری دنیا کے سامنے کھلی کتاب کی طرح موجود ہے، لہذا سیرتِ مصطفی ﷺ کی جامعیت واَکملیت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے!۔

حضراتِ محترم! رحمتِ عالمیان ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے، تو

ہر طرف جہالت کا گھٹاٹوپ اندھیرا تھا، پورا عرب اَخلاقی بحران کا شکار تھا، دنیا بھر میں عجیب سا ہیجان برپا تھا، اَخلاقی اُصول کی سرِعام پامالی، اور انسانیت کی تذلیل کا سلسلہ جاری تھا، ایسے بدترین اور اَخلاقیات سے عاری مُعاشرے میں، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے اپنے اَوصاف حمیدہ اور خصائل وشمائل کے ذریعے، سیرت وکردار کی تعمیر کا درس دیا، اور بطورِ نمونہ اپنی مبارک اور مقدّس ذات کو پیش فرمایا۔ اللہ ربّ العالمین نے نبیٔ کریم ﷺ کی اسی پاک صفت کو قرآنِ پاک میں بیان فرماتے ہوئے، سرورِ کونین ﷺ کی پیروی کا حکم دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[1] "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی پیروی ہی بہتر ہے!"۔

مفسّرینِ کرام اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ سارے انسانوں کے لیے نمونۂ حیات ہے، زندگی کا کوئی بھی شعبہ اس کے اِحاطے سے باہر نہیں، رب تعالی نے حضور ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا، لہذا کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا مرنا، سونا جاگنا، حضور اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو جائے، تو یہ سارے کام عبادت بن جاتے ہیں"[2] ؏

خدا نے ذات کا اپنی تمہیں مَظہر بنایا ہے
جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اُس کے آئینہ تم ہو![3]

---

(١) پ ٢١، الأحزاب: ٢١.

(٢) "تفسیر نور العرفان" پ٢١، احزاب، زیرِ آیت: ٢١، ص٦٧٤، ملتقطاً۔

(٣) "سامانِ بخشش" ص١٦٥۔

جمالِ مصطفیٰ ﷺ

حضراتِ گرامی قدر! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کو اللہ ربّ العزّت نے، جس طرح تمام مخلوقات میں افضل و اعلیٰ اور برتر و بالا بنایا ہے، اسی طرح جسمانی جمال و رعنائی میں بھی بے مثل و بے مثال پیدا فرمایا ہے۔ نبیٔ کریم ﷺ کی شانِ بے مثالی عام آدمی کی عقل سے وراء ہے، سرورِ کائنات ﷺ سر تا پا، نورِ مجسّم اور پیکرِ حُسن و جمال ہیں، خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں حضورِ اکرم ﷺ کے حُسن و جمال اور شمائل کی قسم یاد کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾[1] "اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم! جب یہ معراج سے اُترے، تمہارے صاحب نہ بھکے نہ بے راہ چلے، اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى﴾[2] "چاشت کی قسم اور رات کی! جب پردہ ڈالے"۔

مُفسّرین کرام اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ ﴿وَالضُّحٰى﴾ سے مراد نورِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہے، اور ﴿وَالَّيْلِ﴾ حضورِ اکرم ﷺ کے گیسوئے عنبرین (بال مبارک) کے لیے بطورِ کنایہ استعمال ہوا ہے[3]، یعنی ان آیاتِ مبارکہ میں خالقِ کائنات نے، اپنے محبوب ﷺ کے مبارک روشن چہرے، اور رات کی تاریکی سے زیادہ گہری سیاہ زلفوں کی قسم ذکر فرمائی ہے، اور اس طرح اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے حُسن و جمال کا بیان فرمایا ہے۔

---

(۱) پ۲۷، النجم: ۱-۴.

(۲) پ۳۰، الضحیٰ: ۱، ۲.

(۳) "تفسیر خزائن العرفان" ص۱۰۷۲۔

شاعرِ دربارِ رسالت حضرت سیّدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے "قصیدۂ ہمزیہ" میں جمالِ نبوّت کی شانِ بے مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ع

وأحسن مِنْك لم تر قطُّ عيني   وأجمل مِنْك لم تَلِدِ النساءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِن كلِّ عيبٍ   كأنَّكَ قد خُلِقتَ كما تشاءُ[1]

"(۱) یا رسول اللہ! آپ سے زیادہ حُسن والا میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں، (۲) اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ جمال والا کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ (۳) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں، (۴) گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے پیدا کیے گئے ہیں جیسا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تھے"۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شمائلِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "قصیدہ بُردہ شریف" میں فرمایا: ع

مُنزَّہٌ عن شريكٍ في محَاسنِه   فجَوهرُ الحُسنِ فيه غيرُ مُنقسِمِ[2]

"حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خوبیوں میں ایسے یکتا ہیں، کہ اس مُعاملے میں ان کا کوئی شریک نہیں، بلکہ ان کا جوہرِ حُسن تقسیم سے پاک ہے" ع

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے، کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دُور ہے، یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں![3]

---

(۱) "ديوان حسّان بن ثابت" قافية الألف، صـ۲۱.

(۲) "قصيدة البردة" الفصل ۳ في مدح النّبيّ صلى الله تعالى عليه وسلم، صـ۲۹.

(۳) "حدائق بخشش" حصہ اوّل، ص۱۰۷۔

حُلیۂ مبارکہ

عزیزانِ گرامی قدر! حضراتِ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے جمالِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مُشاہدہ کرنے کے بعد، حُلیۂ مبارکہ کا جو نقشہ پیش کیا، وہ بھی اپنی جگہ بے مثال ہے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُوْلُ الله ﷺ أبيضَ كَأنَّما صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ! رَجِلَ الشَّعْرِ!»[1] "رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جسمِ اَقدس کا رنگ سفید تھا، گویا کہ قالب میں چاندی ڈھالی گئی ہو! اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بال مبارک کسی قدر سیدھے گھنگریالے تھے" ع

ک گیسو، ھٰ دَہن، یٰ اَبرُو، آنکھیں ع ص

کھٰیٰعص اُن کا ہے چہرہ نور کا![2]

حضرت سیّدنا ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حُلیۂ مبارکہ سے بڑے واقف تھے، اُن سے متعلق حضرت سیّدنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، کہ میں نے اُن سے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حلیۂ مبارکہ کے بارے میں پوچھا، اور میری خواہش تھی کہ وہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَوصاف مجھ سے بیان کریں؛ تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں! انہوں نے فرمایا: «كَانَ رَسُوْلُ الله ﷺ فَخْماً مُفَخَّماً، يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ، تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ»[3] "رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عظیم الشان، بارُعب، اور انتہائی پُروقار تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا چہرۂ انور چودہویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا!"۔

---

(١) "الشمائل المحمديّة" باب ما جاء في خلق رسول الله ﷺ، ر: ١١، صـ١٤، ١٥.

(٢) "حدائقِ بخشش" حصہ دُوم، ۲۴۹۔

(٣) "المعجم الكبير" باب الهاء، من اسمه هند، ر: ٤١٤، ٢٢/ ١٥٥.

مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے رُخِ انور کے بارے میں، حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «رَأَيْتُ رَسُولَ الله ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ الله ﷺ وَإِلَى القَمَرِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحسَنُ مِنَ القَمَرِ!»[1] "میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا، کبھی میں حضور ﷺ کی طرف اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا، اس وقت آپ نے سرخ رنگ کا جوڑا پہن رکھا تھا، آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے بھی زیادہ حسین تھے!"۔

اندازِ گفتگو

حضراتِ گرامی قدر! حضورِ اکرم ﷺ "صاحبِ جوامع الکلم" ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو یہ معجزہ عطا فرمایا، کہ بڑے تفصیلی کلام اور مفہوم کو بھی، آپ مختصر ترین الفاظ میں بیان فرمادیا کرتے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کا اندازِ گفتگو اس قدر پیارا اور قابلِ فہم تھا، کہ سننے والا بآسانی سمجھ لیتا، سرورِ کونین ﷺ ٹھہر ٹھہر کر نہایت ہی مَتانت اور سنجیدگی سے گفتگو فرماتے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاجدارِ رسالت ﷺ کے اندازِ گفتگو سے متعلق فرماتی ہیں: «مَا كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ، فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ»[2] "رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کی طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے، بلکہ وہ نہایت واضح انداز میں کلام فرماتے، کہ پاس بیٹھنے والا اُسے یاد کرلیا کرتا!"۔

اسی طرح جو بات زیادہ اہم ہوتی، اسے بسااوقات تین تین بار دہراتے؛ تاکہ سننے والے اسے اچھی طرح ذہن نشین کرلیں! حضرت سیّدنا انس بن مالک

(١) "سنن الترمذي" أبواب الأدب، ر: ٢٨١١، صـ٦٣٣.
(٢) المرجع نفسه، أبواب المناقب، ر: ٣٦٣٩، صـ٨٣٠.

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اندازِ گفتگو کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يُعِيدُ الكَلِمَةَ ثَلَاثاً؛ لِتُعْقَلَ عَنْهُ»[1] "رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک بات تین بار دہراتے؛ تاکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مخاطب شخص اس بات کو اچھی طرح سمجھ (کر دل میں اُتار) سکے!"۔

حضرت سیِّدنا ابو قرصافہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ، نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بیعت کا شرف حاصل کیا، واپسی پر میری والدہ نے مجھ سے فرمایا: «يَا بُنَيَّ! مَا رَأَيْنَا مِثْلَ هَذَا الرَّجُلِ أَحْسَنَ مِنْهُ وَجْهاً، وَلَا أَنْقَى ثَوْباً، وَلَا أَلْيَنَ كَلَاماً، وَرَأَيْنَا كَأَنَّ النُّورَ يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ»[2] "اے میرے پیارے بیٹے! ہم نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زیادہ خُوبرُو، ان سے زیادہ پاکیزہ لباس والا، اور ان سے زیادہ نرم گفتار کسی کو نہیں دیکھا! بلکہ ہم نے انہیں ایسا دیکھا کہ گویا حضور کے منہ سے نور نکل رہا ہو!" ع

میں نثار تیرے کلام پر، ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیان نہیں![3]

بے مثل و بے مثال آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

حضراتِ ذی وقار! اہلِ ایمان کا عقیدہ ہے، کہ سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بے مِثل و بے مِثال ہیں، کہ ان جیسا نہ کوئی آیا نہ کبھی آئے گا! حضرت سیِّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پے دَرپے لگاتار روزے رکھنے سے منع فرمایا، کچھ

---

(١) المرجع السابق، ر: ٣٦٤٠، صـ٨٣٠.
(٢) "المعجم الكبير" جَندرة بن خَيْشَنَة أبو قِرْصافة اللَّيثي، ر: ٢٥١٨، ٣/ ١٨، ١٩.
(۳) "حدائقِ بخشش" حصہ اوّل، ص۱۰۷۔

لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ خود تو پے دَر پے روزے رکھتے ہیں! سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: «وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ!»[1] "تم میں میرے جیسا کون ہے؟ میں تو اپنے رب تعالی کے یہاں رات گزارتا ہوں، وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے!" ؏

ترا مَسندِ ناز ہے عرشِ بریں، ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں

تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا، ترا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم![2]

حضورِ اکرم ﷺ کی خوش طبعی

حضراتِ گرامی قدر! خوش طبعی اور مِزاح بھی سنّت ہے، لیکن جھوٹ بول کر کسی کو دھوکا دینا، بے وقوف بنانا، اَذیّت دینا، یا ہنسانے اور خوش کرنے کے لیے مذاق کے طور پر جھوٹی بات کہنا، ہرگز جائز نہیں!۔

میرے بھائیو! ہمارے حضور نبئ کریم ﷺ بھی اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے خوش طبعی فرمایا کرتے، لیکن مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے مِزاح میں بھی کبھی کوئی جھوٹی بات نہیں کہی، ہمیشہ سچ ہی ارشاد فرمایا، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہم سے مِزاح بھی فرماتے ہیں! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقّاً!»[3] "میں (مذاق میں بھی) سچی بات ہی کہتا ہوں!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" بَابُ التنكيل لمن أكثر الوصال، ر: ١٩٦٥، صـ٣١٦.

(٢) "حدائقِ بخشش، حصہ اول، ۸۱ـ

(٣) "سنن الترمذي" باب ما جاء في المزاح، ر: ١٩٩٠، صـ٤٦٠.

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سواری مانگی، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ النَّاقَةِ» "میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا!" اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «وَهَلْ تَلِدُ الإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ؟»[1] "اونٹنیاں ہی تو اُونٹ پیدا کرتی ہیں!" ؏

اُن کے نثار کوئی، کیسے ہی رنج میں ہو

جب یاد آگئے ہیں، سب غم بھلا دیے ہیں![2]

نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی نے حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَخلاقِ کریمہ اور اعلی کردار کا جامع بناکر بھیجا، نبئ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسنِ اَخلاق کی بدَولت لوگ بلا امتیازِ رنگ ونسل، جُوق در جُوق اسلام میں داخل ہوتے رہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمانہ کے بارے میں، اللہ ربّ العالمین جَلَّ جَلَالُہٗ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾[3] "(اے حبیب) یقیناً تم اَخلاق کے اعلی ترین مقام پر فائز ہو!"۔

مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انتہائی مہربان، سخی، راست گو، نرم طبیعت، خوش مزاج، اور خوش اَخلاق تھے، لہذا ہمیں بھی سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کی کوشش کرنی ہے؛ کہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ہے!۔

---

(١) المرجع نفسه، ر: ١٩٩١، صـ٤٦٠.

(۲) "حدائقِ بخشش" حصہ اوّل، ۱۰۱۔

(٣) پ٢٩، القلم: ٤.

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کسی نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ کے بارے میں پوچھا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جواب دیا: «كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ»[1] "خود قرآنِ کریم ہی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ ہیں"۔

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے انتہائی قریبی صحابی اور وفادار خادم تھے، انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت قریب سے دیکھا، اور رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ کا بڑی گہرائی سے مُشاہدہ کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا غُلَامٌ، لَيْسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ، مَا قَالَ لِي فِيهَا: "أُفٍّ" قَطُّ، وَمَا قَالَ لِيْ: "لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟" أَمْ "أَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا!"»[2] "میں نے دَس برس مدینہ منوّرہ میں نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت کی، جبکہ میری کم عمری کے باعث ہر کام نبئ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتا تھا، لیکن میرے کسی کام پر نبئ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے، کبھی مجھے "اُف" تک نہیں کہا، اور نہ یہ فرمایا کہ "تم نے یہ کیوں کیا؟" یا "ایسے کیوں نہ کیا؟"۔

ایک اَور روایت میں حضرت سیّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حسنہ اور عاداتِ کریمہ سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: «لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاحِشاً، وَلَا لَعَّاناً، وَلَا سَبَّاباً»[3] "رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نہ فحش گو تھے، نہ لعنت کرنے والے، اور نہ ہی گالی دینے والے تھے!"۔

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة، ر: ٢٤٦٥٥، ٩/ ٣٨٠.

(٢) "سُنن أبي داود" باب في الحلم وأخلاق النّبي ﷺ، ر: ٤٧٧٤، صـ٦٧٦.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٤٦، صـ١٠٥٦.

میرے بھائیو! رسولِ اکرم ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ کی گواہی، قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ آپ کی اَزواجِ مطہَّرات، صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حتی کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے بدترین مخالفین نے بھی دی، لہٰذا آج ہمیں بھی حضور کے نقشِ قدم پر چلنے، اور ان کی سیرتِ طیّبہ کو اپنانے کی شدید ضرورت ہے؛ کہ ہماری نَجات کا راز اسی میں پنہاں ہے، ؏

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا، ترے خالقِ حُسن وادا کی قسم![1]

رسولِ کریم ﷺ کا عفوودرگزر

عزیزانِ ملّت اسلامیہ! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے مبارک اَوصاف اور شمائل کا ایک پہلو عفوودرگزر بھی ہے، کفّار ومشرکین نے تبلیغِ اسلام کے مقدّس جُرم میں، نبئ رحمت ﷺ کو بڑی اَذیتیں دیں، لیکن قدرت رکھنے کے باوجود رحمتِ عالمیان ﷺ نے، ان لوگوں سے بدلہ نہیں لیا، بلکہ ان کے حق میں بددعا تک نہیں فرمائی۔ حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی، کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کیا گیا: یارسولَ الله! مشرکین کے لیے بددعا کیجیے، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «إِنِّيْ لَمْ أُبْعَثْ لَعَّاناً، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً!»[2] "میں بددعا کرنے والا نہیں، بلکہ میں تو (سراپا) رحمت بناکر بھیجا گیا ہوں!"۔

فتحِ مکّہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے، کُفّار کے اُن شکست خوردہ اور نامی گرامی سرداروں کو پیش کیا گیا، جنھوں نے دینِ اسلام کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی

---

(۱) "حدائقِ بخشش" حصہ اوّل، ص۸۰۔

(۲) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة والأدب، ر: ٦٦١٣، صـ١١٣٤.

تھی، رسولِ اکرم ﷺ کو پتھر مار مار کر لہولہان کیا تھا، رسولِ کریم ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھائے تھے، سرورِ کونین ﷺ پر تلواروں کے وار اور تیروں کی بارش کی تھی، سرکارِ دوعالَم ﷺ کے پیارے چچا سیّد الشہداء حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلیجے کو کچا چبایا تھا، یہ سارے مجرم سر جھکائے دست بستہ، رحمتِ عالَم ﷺ کے سامنے کھڑے تھے، دس ہزار جاں نثار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تلواریں اُن لوگوں کا سر قلم کرنے کے لیے، صرف ایک اشارۂ اَبرُو کی منتظر تھیں، انتقام اور بدلے پر قدرت رکھنے کے باوُجود، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے عام مُعافی کا اعلان فرما کر، عفوودرگزر کی ایسی عظیم اور عالمگیر مثال قائم فرمائی، کہ رہتی دنیا تک اس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی!!۔

شمائلِ نبوی ﷺ بیان کرنے میں احتیاط کا پہلو

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! حضور نبیٔ کریم ﷺ کے شمائل بیان کرتے وقت، ہمیشہ احتیاط کا دامن تھامے رکھنا چاہیے! ذرا سی بے احتیاطی دنیا و آخرت کی تباہی وبربادی کا سبب بن سکتی ہے! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شمائلِ مصطفی ﷺ بیان کرنے میں حد درجہ احتیاط فرمایا کرتے، اور بہت سوچ سمجھ کر الفاظ کا چناؤ کرتے۔ حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصطفی جانِ عالَم ﷺ کا حُلیہ شریف بیان کیا، تو ان سے ایک شخص نے استفسار کیا، کہ کیا حضور ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح (چمکدار) تھا؟ حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «مِثْلُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ مُسْتَدِيرٌ»[1] "(نہیں، بلکہ) سورج وچاند کی طرح گول تھا"۔

میرے بھائیو! رسول اللہ ﷺ کے رُخِ انور کی تابانی کی، تلوار کے ساتھ مُشابہت میں بے ادبی کا احتمال تھا؛ کیونکہ تلوار میں صرف چمک ہوتی ہے،

(١) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر صفة خلق رسول الله، ١/ ٢٨٣.

نورانیت نہیں ہوتی، اسی طرح لمبائی ہوتی ہے، گولائی نہیں ہوتی، جبکہ چاند سے تشبیہ دینا اس لیے درست ہے؛ کہ اس میں نورانیت بھی ہے اور گولائی بھی، مزید یہ کہ اس کی روشنی کو تاقیامت زوال نہیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی محبت عطا فرما، ادب واحترام کے تمام تقاضے ملحوظ رکھتے ہوئے، حضورِ اکرم ﷺ کی سیرت طیّبہ کو اپنانے کی توفیق مرحمت فرما، اور نبئ پاک ﷺ کی سنّتوں پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.